کی تمام دینی جماعتیں نفاذ اسلام بذریعہ تبلیغ و جہاد کی دعوت لیکر نکلیں تو قوم ان کے لئے دیدہ و دل فرش راہ کرے گی اور کامیابی ان کے قدم چومے گی۔ پاکستان میں دینی قوتوں کا مستقبل صرف ایک ہی نعرہ میں روشن ہے

اسلام زندہ باد۔ جمہوریت پہ لعنت بے شمار

قادیانی اور انتخابات:

۳۰ دسمبر کے قومی اخبارات میں قادیانی جماعت نے ایک اشتہار کے ذریعے اعلان شائع کرایا کہ "قادیانی انتخابات میں اپنی مخصوص نشستوں پر امیدوار کھڑے نہیں کرے گی اور بائیکاٹ کرے گی"۔ قادیانی مذہب کی بنیاد ہی جھوٹ اور دھوکہ دہی پر ہے۔ یہ ان کا پرانا وطیرہ ہے کہ انتخابات کا بائیکاٹ بھی کرتے ہیں اور اس میں حصہ بھی لیتے ہیں۔۱۹۹۳ء کے انتخابات میں بھی انہوں نے بائیکاٹ کیا مگر جن افراد نے قادیانی اقلیتی نشستوں پر انتخاب میں حصہ لیا ایک طرف تو انہیں جماعت سے خارج کر دیا اور دوسری طرف انتخابات میں ان کی بھرپور مدد کی۔ ملک بشیر الدین کو ایم این اے اور نعیم الدین خالد کو ایم پی اے بنوانے میں مدد دی۔ مذکورہ امیدوار انتخابات کے دوران ربوہ میں ہی قیام پذیر رہے۔ اور جیتنے کے بعد اسمبلیوں میں قادیانیوں کی نمائندگی کرتے رہے۔

اب بھی یہی صورت حال ہے کہ ۲۹ دسمبر کے اخبارات میں شائع ہونے والی خبر کے مطابق پنجاب کی اقلیتی نشستوں پر ۵ قادیانیوں نے کاغذات داخل کرائے۔ جن میں سے ۳ کے منظور اور ۲ کے مسترد کر دیئے گئے جبکہ ۳۰ دسمبر کے اخبارات میں بائیکاٹ کا اشتہار شائع کرایا۔ بعینہ اسی طرح کہ مرزا غلام احمد قادیانی، حضور ﷺ کو خاتم النبیین بھی کہتا ہے اور پھر خود نبوت کا دعویٰ بھی کرتا ہے۔ سچ ہے "ان کی نبوت بھی جھوٹی، خبر بن بھی جھوٹی"

نگران حکومت اور قادیانیوں کے لئے کلیدی عہدے

۱۶ دسمبر ۱۹۹۶ کو کل جماعتی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے ایک وفد نے صدر مملکت سے ملاقات کرکے ان سے مطالبہ کیا کہ سندھ میں ایک علانیہ قادیانی کنور ادریس کو وزارت کے منصب سے الگ کیا جائے۔ صدر کو بتایا گیا کہ اس مسئلہ پر ملک بھر کے مسلمانوں میں شدید اضطراب ہے۔ سندھ میں مسلسل احتجاج اور ہڑتالیں ہو رہی ہیں۔ مگر انہوں نے یقین دہانی کے باوجود قادیانی وزیر کو برطرف نہیں کیا۔

صدر مملکت کے اس استدلال کے جواب میں کہ "کنور ادریس نے جو حلف اٹھایا ہے اس میں حضور ﷺ کو خاتم النبیین تسلیم کرنے کی عبارت بھی موجود ہے" اور یہ کہ "آئین میں کسی غیر مسلم کے وزیر

(بقیہ ص ۳۹ پر دیکھیں)